روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | ہفتہ ۱۷ ۔ جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ ، ۵ ۔ صلح ۱۳۷۰ ہش ، ۵ ۔ جنوری ۱۹۹۱ء | نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حضرت بانی سلسلہ کا پاکیزہ کلام

" حضرت بانی سلسلہ کے پاک نصیحتوں پر مشتمل کلام کو پڑھیں تو بے اختیار دل آپ کی محبت میں اُچھلنے لگتا ہے اور بے اختیار حضرت بانی سلسلہ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہونے لگتا ہے۔"

( ارشاد حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ ۔ )

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" انسان کو چاہیئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دُعا کرتا رہے ۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالےٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے ۔ پس پہلے سے دُعا کرو تا بچائے جاؤ ۔ بعض وقت بَلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دُعا کی مہلت ہی نہیں پاتا ۔ پس پہلے اگر دُعا کر رکھی ہو تو اُس آڑے وقت میں کام آتی ہے ۔"

( ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۲-۱۲۳ )

" خواجہ باقی باللہ صاحب کے سامنے کسی شخص نے اپنی خواب یوں بیان کی کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ ایک آگ ہے اور راجہ رامچندر جی اس کے کنارے پر ہیں اور کرشن جی عین اس کے وسط میں پڑے ہیں ۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے یوں اس خواب کی تعبیر بیان کی کہ چونکہ وہ دونوں کافر ہیں اس واسطے آگ میں ہیں ۔ مگر ایک کافر کم ہے اس لئے وہ کنارے پر ہے اور دوسرا سخت کافر ہے اس واسطے وہ آگ کے بیچوں بیچ پڑا ہے ۔ مگر مرزا جان جاناں صاحب جو کہ خواجہ صاحب کے مُرید تھے انہوں نے عرض کی کہ حضور یہ تعبیر صحیح نہیں ہے ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تم کیا بیان کرتے ہو ۔ اس پر مرزا جان جاناں نے یوں تعبیر کی کہ وہ آگ آتش محبت الٰہی ہے دوزخ کی آگ نہیں ۔ رامچندر جی سالک ہیں اور ابھی کمال عشق حاصل نہیں ہوا ۔ اس واسطے اس کو کنارے پر دیکھا ۔ مگر کرشن جی مجذوب ہیں اور محبت الٰہی کی آگ جس سے غیر اللہ جل جاتا ہے اس میں ان کو کمال حاصل ہو گیا ہے ۔ اس واسطے ان کو عین بیچوں بیچ میں دیکھا ہے ۔"

( ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۲ )

## نصاب امتحانات انصار اللہ برائے ۹۱ء

### امتحان اول بتاریخ ۲۳ مارچ

۱ ۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴ ، نصف اوّل
۲ ۔ 'کتاب کشف الغطاء'
۳ ۔ 'بنیادی نصاب'
( ترجمہ نماز و مسائل نماز لازمی حصہ )

### امتحان دوم جون

۱ ۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴ ، نصف آخر
۲ ۔ 'لیکچر سیالکوٹ'
۳ ۔ 'بنیادی نصاب'
( ترجمہ نماز و مسائل نماز لازمی حصہ )

### امتحان سوم ستمبر

۱ ۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۵ ، نصف اوّل
۲ ۔ 'توضیح مرام'
۳ ۔ بنیادی نصاب
( نماز و مسائل نماز لازمی حصہ )

### امتحان چہارم دسمبر

۱ ۔ کتاب منتخب آیات قرآن
۲ ۔ کتاب منتخب احادیث مبارکہ
۳ ۔ کتاب منتخب تحریرات حضرت اقدس

زعماء کرام اس امتحانی نصاب کا نوٹس البیت میں آویزاں کر دیں اور بار بار تاکید کے ساتھ انصار کو یاد دہانی بھی کراتے رہیں ۔ ناخواندہ انصار کی درس کے پروگرام ترتیب دے کر تیاری کرائی جائے ۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کے علم و فضل میں ترقی کے پروگرام میں برکت ڈالے

( قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان )

## خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت اور دوستی کا تعلق قائم کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

" آپ کو اس بات کا فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آپ کیا چاہتے ہیں ؟ اس دنیا کا مال یا اس دنیا کا مال بھی اور آخرت کا مال بھی ۔ آپ کو سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا ۔ کیونکہ اس دنیا کے بعد بھی ایک دنیا ہے ۔ قرآن مجید یہ نہیں کہتا کہ آپ اس دنیا کو کلیتہً چھوڑ دیں بلکہ خدا تعالےٰ مادی اور روحانی اموال میں ایک توازن قائم کرنا چاہتا ہے ۔ یہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم روحانی اموال کو حاصل کرنے کی سچے دل سے کوشش کرو گے تو دنیاوی اموال تمہارے پیچھے آئیں گے ۔

آپ خدا تعالےٰ کے دوست بن جائیں ، اولیاء اللہ بن جائیں ۔ جب آپ کسی کو دوست بناتے ہیں ، تو کیا آپ اس کو کسی چیز کا آدھا حصہ دیں گے ؟ ایسا دوست جس کے ساتھ آپ کو محبت ہے اس کو پورا حصہ دیں ، وہ نہ صرف پورے کا پورا آپ کو لوٹا دے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپ کو عطا کرے گا ۔

احمدیوں کو خدا تعالےٰ کے ساتھ مضبوط اور مکمل تعلق پیدا کرنا چاہیئے ۔ اپنے آپ کو خدا کا دوست بنائیں ، نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ خدا کے ساتھ دوستی کا تعلق قائم کریں ۔ ان کو روزانہ بتائیں کہ خدا ہی سب کچھ ہے اس سے تعلق پیدا کرو ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"جوتے کا تسمہ بھی چاہیئے تو وہ بھی خدا سے مانگو"

جب بھی کسی شئے کی ضرورت ہو تو خداوند کریم سے مانگو ۔ ہر وقت خدا تعالےٰ کے بارہ میں سوچو ۔ اس طرح ایک رجحان پیدا ہو جائے گا ، پھر آپ کو خیال آئے گا کہ مانگ تو رہا ہوں لیکن مَیں خدا کو کیا دے رہا ہوں ۔ فرمایا ۔ محبت ہی ایک ایسا جذبہ ہے جو راستے بھی دکھاتا ہے ۔ اگر خدا تعالےٰ سے محبت ذاتی نہیں تو پھر آپ ہر وقت دنیاوی باتوں سے ڈرتے رہیں گے ۔ احمدیوں کو خدا تعالےٰ سے محبت پیدا کرنی ہوگی کیونکہ اس محبت کے نتیجہ میں ہی خدا تعالےٰ کے فضل آپ کے اوپر نازل ہونگے ۔"

( خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ ۔ اکتوبر ۱۹۸۶ء )

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵۔ صلح ۱۳۷۰ ہش ۵۔ جنوری ۱۹۹۱ء

# شرف انسانیت

بنی نوع انسان کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ احترام انسانیت کا قیام کرے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن انفرادی اور اجتماعی کوشش کرے جب تک ہم دوسروں کی عزت قائم نہیں کرتے ہماری اپنی عزت بھی قائم نہ ہو سکے گی اور کسی بھی فرد کی عزت اسی ذقت حقیقی معنوں میں قائم ہو سکتی ہے جب اس کے ارد گرد کے لوگوں کی عزت قائم ہو اور اس میں اس کا اپنا بھی دخل ہے۔

یاد رہے کہ اس میں بڑے لوگوں اور چھوٹے لوگوں کی تمیز کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ عزت کے آداب تو مختلف ہو سکتے ہیں لیکن عزت کا نفس مضمون ہر شخص پر صادق آنا چاہیئے یعنی بڑے لوگوں کو ذرا زیادہ القاب کے الفاظ سے یاد کیا جائے گا تو چھوٹے لوگوں کو کم القاب سے۔ یا کوئی القاب بھی استعمال نہ کئے تو اندازِ تنخاطب تو ایسا ضرور ہونا چاہیئے جس سے دوسرے کی عزت جھلکتی ہو اور یہ بات کسی وضاحت کی طالب نہیں کہ اچھے اندازِ تنخاطب میں کسی کا کچھ نہیں لگتا۔ یا یوں کہئے کہ کسی کا کچھ نہیں بگڑتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے اپنے تمام دفاتر کے جملہ کارکنوں کو یہ ہدائت دے رکھی تھی کہ سوائے دفتری کارکنوں کے جو بھی دفتر میں ملاقات کے لئے آئے اسے اٹھ کر ملا جائے اور اسے اس بات کا احساس دلایا جائے کہ وہ ہمارے لئے محترم ہے۔ مثال دے کر حضور نے یہ بات سمجھائی کہ اگر مددگار کارکن دفتری کام کے سلسلہ میں آئے تو اٹھ کر ملنے کی ضرورت نہیں کہ یہ اس کا دفتری کام ہے اور دفتریت میں عہدہ ملحوظ رکھا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ایسے ہی ملنے آئے یا کسی نجی کام سے آئے تو اسکی حیثیت کو بالکل دوسرے زاویئے سے دیکھا جائے اور اسے وہی عزت دی جائے جو کسی بھی دوسرے شخص کو اس حالت میں دی جاتی ہے۔ کتنا سنہری ہے یہ اصول اور احترام آدمیت کے قیام اور اسکے استحکام کا کیا ہی اچھا طریق۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہر شخص کا احترام قائم کر سکیں اور اس طرح شرف انسانی کو بلند سے بلند مرتبہ پر پہنچا دیں۔

---

مَیں چشم براہ رہتا ہوں ہر دوست کیخاطر
دُشمن سے بھی ملتے ہوئے کچھ عار نہیں ہے
جو کچھ بھی وہ ہے مجھکو بھلا اس سے غرض کیا
مَیں خوش ہوں کہ ویسا مرا کردار نہیں ہے

ابوالاقبال

---

زمیں پر بیٹھ کر بھی آسماں کی بات کرتا ہوں
کوئی کیا خاک سمجھے گا کہاں کی بات کرتا ہوں

چلو تم خود کو عقلِ کُل سمجھ کر مجھ پر چھا جاؤ
مَیں نادانی میں گُم ہو کر گماں کی بات کرتا ہوں

مری، پھولوں سے بڑھکر کی ہے کانٹوں نے پذیرائی
مَیں ویرانوں میں اپنے رازداں کی بات کرتا ہوں

شماتت کا نہ ہو ڈر تو مَیں حالِ دل سُنا ڈالوں
عدو کی اوٹ میں، مَیں مہرباں کی بات کرتا ہوں

کبھی دیں ہے، کبھی دنیا، کبھی مَیں ہوں کبھی وہ ہیں
مَیں ہر پیرائے میں کارِ جہاں کی بات کرتا ہوں

مجھے تو وقت کی رفتار کا احساس رہتا ہے
مَیں دن گنتا ہوں اور عمرِ رواں کی بات کرتا ہوں

مَیں محتاجِ کرم ہوں اور تُو میرا کرم گُستر
جبھی تو ہر دُعا میں دو جہاں کی بات کرتا ہوں

خرد کو کیوں نہ مَیں اپنے جنوں کی گود میں رکھ لوں
تہی دستی میں بھی شانِ شہاں کی بات کرتا ہوں

کسے معلوم تھا مَیں اُس کے دَر سے لَوٹ آؤں گا
کسے معلوم ہے اب بھی وہاں کی بات کرتا ہوں

نسیم اپنی تو آوازیں سُنی جاتی نہیں مجھ سے
مَیں کیوں ہمسایہ کی آہ و فغاں کی بات کرتا ہوں

نسیم سیفی

---

حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## شذرات

نون - سین

# قائدِ اعظم کی یاد

وفاقی وزیر تعلیم، قانون اور پارلیمانی امور نے گذشتہ روز کہا کہ قائد اعظم محمد علی جناح قانون کی حکمرانی میں یقین رکھتے تھے وزیر صاحب قائد اعظم کے یوم ولادت پر منعقد کئے جانے والے سیمینار کا افتتاح کر رہے تھے۔ یہ سیمینار پاکستان یوتھ ایسوسی ایشن نے کراچی کے ایک ہوٹل میں منعقد کیا تھا۔

آپ نے کہا کہ قائد اعظم ایک بہت عظیم رہنما تھے اور آپ کی ساری زندگی ہمیں مشعلِ راہ کے طور پر نظر آتی ہے۔ لیکن اگر ہم ان کی پیروی کریں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ قائد اعظم کا پارلیمانی دور تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے سب سے اہم بات جو اس دور کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نہ صرف اظہارِ خیال کرتے تھے بلکہ قانون کی حکمرانی کے متعلق سختی سے یقین بھی رکھتے تھے اور یہی ایک ایسی بات ہے جو ہم لوگوں سے چھن چکی ہے۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد ہم سچائی کی تلاش میں اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے اور ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے ہیں۔

وزیر موصوف نے مزید کہا کہ پاکستان میں جمہوریت کو اس لئے فروغ حاصل نہیں ہو سکا کہ یہاں دستور کو قابل اعتناء نہیں سمجھا جاتا اور اس کی بار بار خلاف ورزی کی گئی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ پاکستان نے قائد اعظم کے بتائے ہوئے اصول۔ اتحاد۔ ایمان اور تنظیم کو نہ اپنا کر بہت سا نقصان اٹھایا ہے اور اپنے سیدھے راستے سے منحرف ہو گئے ہیں۔

آپ نے قائد اعظم کو دلی خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ قائد اعظم کا ذہن نہایت واضح اور صاف تھا۔ اور ہر معاملے پر اور ہر مسئلے پر آپ کی رائے یقینی اور حتمی ہوتی تھی۔

## پرائمری تعلیم

پرائمری تعلیم میں تبدیلیوں کے لئے پنجاب کی حکومت نے ورلڈ بینک، یورپین کمیونٹی اور کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ مینجمنٹ کے تعاون سے ایک سکیم کا اجرا کیا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ایشیا بھر میں سب سے بڑی سکیم ہے۔

یہ بات پنجاب کے وزیر تعلیم نے ایک میٹنگ میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ سکیم یہ ہے کہ پانچ ہزار پرائمری سکول کھولے جائیں اور سات ہزار پانچ سو پرائمری سکولوں کو عمارات، فرنیچر اور دیگر سہولیات مہیا کی جائیں۔ اس سکیم کے تحت پنجاب بھر کے تمام پرائمری سکولوں کی مدد کی جائے گی۔ جہاں تک اس سکیم کے اخراجات کا تعلق ہے ورلڈ بینک، یورپین کمیونٹی اور کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ مینجمنٹ اس کا دس فی صد برداشت کرے گی جبکہ باقی رقم پنجاب کی حکومت اپنے بجٹ سے دے گی۔ اسی سلسلے میں وزیر تعلیم نے یہ بھی بتایا کہ سکولوں کے معائنوں کے لئے ایسی کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی جن کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کریں گے یہ کمیٹیاں اس تعلیم کے متعلق کہ ہے گا ہے اپنی رپورٹیں پیش کریں گی اور بتائیں گی کہ اس سے کیا کچھ حاصل کیا جا رہا ہے۔ جو اساتذہ غیر تربیت یافتہ ہیں ان کو سروس کے دوران تربیت دینے کا بھی انتظام کیا جائے گا اور اس کے لئے سپیشل سیل تیار کئے جا رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وزیر صاحب نے کہا کہ حکومت خواندگی کی شرح کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے وزیر تعلیم نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ حکومت ذہین اور مستحق طلباء کو چار سالہ وظیفے دے رہی ہے۔ جہاں تک نقد وظائف دینے کا سوال ہے۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ میٹرک کے موجودہ سیشن کے بعد سے یہ ادائگیاں شروع کر دی جائیں گی۔ ان کا خیال ہے کہ اس سکیم سے موجودہ طریقِ تعلیم میں انقلابی تبدیلیاں آجائیں گی۔

## شیورڈناٹزے کا استعفیٰ

گذشتہ جمعرات کے روز سوویت یونین کے وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورڈناٹزے نے پارلیمنٹ کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی زندگی بھر کے بیانات میں سے سب سے زیادہ مختصر بیان اور سب سے مشکل بیان اس وقت دینا چاہتا ہوں۔ جہاں تک جمہوریت نواز لوگوں کا تعلق ہے وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جہاں تک اصلاح پسندوں کی بات کی جا سکتی ہے وہ پناہ گاہوں میں چھپ گئے ہیں اور جہاں تک ڈکٹیٹر شپ کا ذکر کیا جا سکتا ہے وہ اب ہمارے بہت قریب آگئی ہے۔ لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ کون ڈکٹیٹر ہو گا۔ اور ڈکٹیٹر شپ کیسی ہو گی۔ میں استعفیٰ دیتا ہوں یہی میرا جھنڈا ہے اور یہی میرا احتجاج ہے ڈکٹیٹر شپ کی طرف بڑھنے کے سلسلے میں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ڈکٹیٹر شپ کبھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مستقبل آزادی اور جمہوریت کے ہاتھ میں ہے۔

پارلیمنٹ کے سب اراکین حاضر تھے۔ حیران تو سب ہوئے لیکن کچھ اراکین کے لئے یہ استعفیٰ خوشی کا باعث تھا اور بہت سے اراکین کے لئے افسوس کا۔ شیورڈناٹزے ۱۹۸۵ء میں وزیر خارجہ مقرر ہوئے تھے۔ اور اس وقت سے لے کر اب تک سوویٹ یونین اور دنیا کے تعلقات میں جو بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان کا زیادہ تر باعث شیورڈناٹزے ہی تھے۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر ہوئے۔ اسلحہ کی کمی کی بات ہوئی، جرمنی کو متحد کر دیا گیا۔ ملک میں اصلاحات جاری کی گئیں۔ ان ساری باتوں میں صدر میخائل گورباچوف کے دست راست شیورڈناٹزے کا بہت ہاتھ تھا۔ مسٹر گورباچوف کو تو انہوں نے اپنی تقریر میں ایک دوست کہا اور جہاں تک پارلیمنٹ کے صدر لوکیانوف کا تعلق ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ مجھ پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ زیادہ زور ان کا اس بات پر تھا کہ قدامت پسندوں نے میرا تعاقب کیا ہے۔ انہیں دو جرمنیوں کا اتحاد پسند نہیں آیا۔ اور اسی طرح خلیج کے تنازعے امریکہ کی پالیسی کا ساتھ دینا انہیں نہیں بھایا۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب پھر اسے دہراتا ہوں کہ وزارت خارجہ اور وزارت دفاع ہرگز اسے نہیں چاہتی نہ ان کی پالیسی میں یہ بات داخل ہے کہ خلیج کے علاقے پر حملہ کیا جائے۔ ہم وہاں ایک سپاہی بھی نہیں بھیجنا چاہتے۔ لیکن اس کے باوجود ہم یہ ضرور کہیں گے اور میں نے یہ بات پہلے بھی کہی ہے کہ اگر سوویٹ یونین کے کسی ایک بھی باشندے کے حقوق کی پامالی سامنے آئی تو ہم اس کے لئے سب کچھ کریں گے۔

انہوں نے پریس میڈیا کی اس سلسلے میں مذمت کی کہ دو کرنیلوں نے ان کے خلاف اس میں مضمون لکھے اور یہ بھی کہا کہ پہلے وزارت داخلہ پر ہم نے ہاتھ صاف کیا ہے اور اب وزارت خارجہ کو بھی موجودہ صورت میں قائم نہیں رہنے دیں گے۔ قدامت پسندوں نے گذشتہ روز مسٹر گورباچوف پر الزام لگایا کہ وہ ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں اور پارلیمنٹ کو عدم اعتماد کے سلسلے میں بھی مجبور کر کے فیصلہ کروایا۔ اس عدم اعتماد کی ووٹنگ میں ۱۲۸۸، لوگوں نے اس عدم اعتماد کی تجویز کو رد کیا اور ۲۴۶، نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ جہاں تک شیورڈناٹزے کے استعفیٰ کا تعلق ہے دنیا بھر سے اس کے متعلق عمائدین اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ جارج بش نے کہا ہے کہ میں ان کی عدم موجودگی کو بری طرح محسوس کروں گا۔ مسز تھیچر سابق وزیر اعظم برطانیہ نے بھی افسوس کا اظہار کیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس وقت زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ دیکھنا یہ ہے کہ کن حالات میں اور کیوں یہ استعفیٰ دیا گیا ہے۔ ابھی کوئی بات کھل کر سامنے نہیں آئی۔

## رُشدی کا کیس

گذشتہ دنوں سلمان رشدی جو "شیطانی آیات" کا ہندوستانی نژاد برطانوی مصنف ہے۔ اور اس وقت سے چھپ چھپا کر زندگی بسر کر رہا ہے۔ جب سے ایران کے مذہبی رہنما خمینی نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔ نے گذشتہ دنوں چند مسلمان رہنماؤں کے ساتھ کسی خفیہ مقام پر ملاقات کی۔ ان میں مصر کے وزیر مذہبی امور محمد علی محجوب، لندن میں ایک مسجد کے امام، اور مذہبی رواداری کے فروغ کے لئے جو اسلامی سوسائٹی قائم ہے، اس کے صدر اور ڈاکٹر ہاشم العیساوی شامل تھے اور اس بات کا عہد کیا کہ وہ اپنی کتاب "شیطانی آیات"، کا سستا نسخہ یعنی پیپر بیک شائع نہیں کرے گا اور اسی طرح جب تک جذبات اس کے خلاف رہیں وہ دیگر زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی نہیں کرنے کی اجازت دے گا۔ یہ ملاقات اسلامی سوسائٹی برائے فروغ مذہبی رواداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ذریعے ممکن ہوئی۔ اس سوسائٹی نے کچھ عرصے سے یہ مہم جاری کر رکھی ہے کہ مذہبی رواداری کے پیشِ نظر رشدی کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جانا چاہیئے۔

اس عرصے میں جو اس نے چھپ چھپا کر گذارا ہے اور پولیس کی حفاظت میں رہا ہے۔ اس نے ایک لاکھ پاؤنڈ ادا کیا ہے۔ بعض باتوں کی تردید بھی کی ہے یعنی اس بات کی تردید کی ہے کہ جس مکان میں وہ رہتا ہے۔ اس کا نصف حصہ کرایہ پر دے کر اپنی حفاظت کے لئے رقم حاصل کرتا ہے۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ اس نے اپنے مکان کا کوئی حصہ بھی کرایہ پر نہیں دیا۔

جب امام خمینی نے رشدی کے خلاف قتل کا فتویٰ دیا تو اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ایران اور برطانیہ کے سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے۔ گذشتہ ستمبر میں یہ تعلقات اس وقت دوبارہ بحال ہوئے جب ایران نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ خلیج کے تنازعہ میں عراق کا ساتھ نہیں دے گا۔ اس سے قبل دسمبر کے اوائل میں رشدی نے اپنے آپ کو اس وقت لوگوں کے سامنے پیش کیا جب وہ ایک بک سٹور میں گیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ رشدی نے اس کتاب کی اشاعت سے کروڑوں انسانوں کا دل دکھایا ہے۔ لیکن جہاں تک توبہ کا تعلق ہے اسلامی سوسائٹی برائے فروغ مذہبی رواداری کا خیال ہے اور وہ ایک لمبے عرصے سے اس خیال کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اگر ایک برا آدمی توبہ کر لے اور نیک بن جائے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اور آئندہ اسے نیکی کا کوئی موقعہ نہ دیا جائے۔ بہت سے برطانوی مسلمان اس فلسفے کی تائید کرتے ہیں اور وہ کچھ عرصے سے یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ اگر واقعی رشدی توبہ کر لے تو اس کو معاف کر دینا چاہیئے۔ اگرچہ بہت سے دیگر مسلمانوں کا خیال یہ ہے کہ اس سے ایک ایسا جرم سرزد ہو چکا ہے جس کے لئے کسی معافی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اب جبکہ مصر کے مذہبی امور کے وزیر اور لندن کی ایک مسجد کے امام اور اسلامی سوسائٹی برائے فروغ مذہبی رواداری اور ڈاکٹر ہشام اور دیگر ایسے ہی مسلم عمائدین سے اس کی گفتگو ہوئی ہے تو اس کا امکان ہے کہ اس کی سزا میں رد و بدل کر دیا جائے

## تعلیمی رپورٹ

اگر انسان آنکھیں کھلی رکھے اور اس بات کا اندازہ لگاتا رہے کہ دنیا میں ترقی کرنے والے لوگ کس طرح ترقی کرتے ہیں اور وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں تو یقیناً اس کا اپنا قریبی ماحول بھی خاصی ترقی کرنے لگے گا۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے امریکہ سے متعلق ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰۰۱ء تک وہاں مردوں کی نسبت ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے والی خواتین کی تعداد زیادہ ہو گی اور ایسا امریکی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہو گا۔ ان کے گریجوایٹ سکولوں کی تعداد بھی زیادہ ہو گی۔ اس سے بھی زیادہ جو ۱۹۷۷ء میں تھی جبکہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ تعلیم کا حصول اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ نتیجتاً وہاں پر اساتذہ کی تعداد بھی خاصی زیادہ ہو جائے گی۔

ایک اور رپورٹ میں امریکی کونسل برائے تعلیم نے بتایا ہے کہ جہاں تک اعلیٰ تعلیم کے لئے رجسٹریشن کا تعلق ہے۔ یہ ۱۹۸۰ء سے بڑھنی شروع ہوئی تھی اور زیادہ تر لوگوں نے اپنے علاقائی کالجوں میں داخلے لئے تھے یہ رپورٹ جواب پیش کی گئی ہے۔ اس کو "پروجیکشن آف ایجوکیشن ان ڈسٹرکٹس ٹو ۲۰۰۱ء" کہا گیا ہے امید کی جاتی ہے کہ مقامی سکولوں کالجوں کو اور اس کے ساتھ ہی یونیورسٹیوں کو بھی اپنی اپنی تعلیمی سکیمیں تیار کرتے میں یہ رپورٹ خاصی مفید ثابت ہو گی۔ جہاں تک وفاقی حکومت کا تعلق ہے حکومت کو اس بات کا اندازہ لگانے میں آسانی ہو جائے گی کہ تعلیم کس علاقے میں زیادہ فروغ پا رہی ہے اور وظائف اور قرض کی تقسیم کس طرح کی جائے۔ ۱۹۷۶ء میں خواتین نے ۷۸۰۰، ڈاکٹریٹ کی ڈگریز حاصل کیں۔ جبکہ مردوں نے ۲۶۳۰۰۔ لیکن اب حالات بدل گئے ہیں اور زاویہ ہائے نگاہ بھی پہلے سے مختلف ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۰۰۱ء تک عورتیں ۱۸۹۰۰، ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کریں گی۔ جبکہ مرد صرف ۱۷۳۰۰، ڈگریاں حاصل کر پائیں گے۔

حقیقت یہ ہے رپورٹ کہتی ہے کہ عورتوں کے لئے اب آگے بڑھنے کے مواقع پہلے سے بہت زیادہ ہیں اور بہت سے شعبے ایسے ہیں جو اب خواتین کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ خاص طور پر تعلیمی شعبوں میں حساب اور سائنس اور پھر ان شعبوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی بھی بہت کی جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک پیشہ ورانہ تعلیم کا تعلق ہے، رپورٹ میں اسی خیال کا ذکر کیا گیا ہے کہ خواتین کی نسبت مرد حضرات اس پر چھائے رہیں گے اور طب اور قانون کو اس میں خصوصیت حاصل رہے گی۔

## لیبیا ۔ چاڈ

لگتا تو ایسا ناممکن ہے کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک کی حکومت کو غیر مستحکم بنانے کے لئے اس کی فوج کے ایک حصے کو تربیت دے اور پھر علی الاعلان اس بات کو مان بھی لے کہ اس نے ایسا کیا ہے لیکن امریکہ نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ اس نے لیبیا کے ۶۰۰ فوجیوں کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اپنے ملک کی حکومت کو غیر مستحکم بنا دیں۔ یہ ۶۰۰ لیبیا کے افراد چاڈ میں تھے اور اب کہتے ہیں کہ چاڈ سے انہیں نائیجریا بھیج دیا گیا ہے۔ نائیجریا کی حکومت اس بات سے انکار کر رہی ہے کہ اسے ۶۰۰ لیبین سپاہیوں کے نائیجریا آنے کی کوئی خبر ہے۔ ہرمن کوہن (HERMAN KCOHEN) جو کہ سیکرٹری آف سٹیٹ فار افریقن افیئرز کے اسسٹنٹ ہیں نے بی۔بی۔سی کے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ کے مشیر لیبیا کے لوگوں کو تربیت دینے میں مصروف تھے لیکن شاید ان کے لئے اس طرح کی تربیت دینے کی معقول دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ تو چاڈ کے ساتھ تھے اور امریکہ دراصل چاڈ کے لوگوں کو تربیت دے رہا تھا۔ یہ ۶۰۰ سپاہی ان ۲۰۰۰ میں سے ہیں جنہیں چاڈ نے لیبیا سے جنگ کے دوران حراست میں لے لیا تھا۔ یہ جنگ ۱۹۸۶ء سے ۱۹۸۸ء تک ہوئی تھی لیکن ان لوگوں نے حراست میں لئے جانے کے بعد کرنل قذافی سے اپنا تعلق توڑ لیا اور گذشتہ دنوں انہیں امریکہ کے ایک فوجی ہوائی جہاز پر نائیجریا بھیج دیا گیا۔ نائیجریا کو بظاہر اس بات سے پریشانی ہے کہ یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ لیبین جو کرنل قذافی کے خلاف ہیں۔ اب نائیجریا میں موجود ہیں۔ نائیجریا کے کرنل قذافی سے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ لیکن سفارت کاروں کے ذرائع چاڈ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ نائیجریا نے پہلے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ وہ ان فوجیوں کو اپنے ہاں لے لیں گے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جبکہ حسین ہیبرے کی حکومت جو قذافی کے خلاف تھی کا تختہ الٹا گیا۔ اور ادریس ڈیوی جسے لیبیا کی پشت پناہی حاصل ہے۔ نے حسین ہیبرے کی فوجوں پر فتح پالی اور انہوں نے اب ان لیبیا کے فوجیوں کو ملک سے باہر جانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ عمل عالمی تنظیم ریڈ کراس کی وساطت سے کیا گیا۔ مسٹر ڈیوی نے گذشتہ ہفتے لیبیا کو بھی اس بات کی اجازت دی کہ وہ ۴۰۰ جنگی قیدیوں کو جو تربیت لی جانا چاہیئے تھے۔ واپس لے جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ ایک ہزار اور جنگ قیدی موجود ہیں جنہیں جنگ کے دوران چاڈ نے اپنی حراست میں لیا تھا۔ لیکن ان کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہیں کی جا سکیں کہ وہ اب کہاں ہیں جو فوجی لیبیا کی حکومت کے خلاف ہیں ان کے متعلق سفارت کاروں نے بتایا ہے کہ وہ شائد امریکہ میں رہائش کی سہولت مانگیں گے۔ لیکن اکثریت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مغربی افریقہ ہی میں ادھر ادھر کسی جگہ پر پناہ ڈھونڈ لیں گے۔ لیکن اس بات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ کہ اب وہ لیبیا کے خلاف کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے جس سے لیبیا کی حکومت غیر مستحکم ہو جائے۔ لیبیا کے جن افراد کو چاڈ سے نکالا گیا ہے ان میں کرنل عبدالقاسم خلیفہ بھی شامل ہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس نے قذافی کے خلاف نیشنل فرنٹ قائم کیا تھا تاکہ لیبیا کو نجات دلائے اور یہ تنظیم چاڈ کے دارالخلافہ میں ہیبرے کے عہد حکومت میں قائم کی گئی تھی۔ جب سے مسٹر ڈیوی نے اقتدار حاصل کیا ہے۔ لیبیا نے چاڈ کے خلاف سفارتی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اگرچہ لیبیا کی کوشش تو یہ ہے کہ وہ تمام لیبیا کے فوجی جو چاڈ میں مقیم تھے اور وہاں کسی نہ کسی رنگ میں جنگ میں حصہ لے رہے تھے۔ انہیں لیبیا واپس کر دیا جائے لیکن ایسے لگتا ہے کہ لیبیا کو اس بات میں کامیابی نہیں ہو گی۔ اگر امریکہ ان لوگوں میں سے کئی ایک کو لیبیا ہی کے خلاف تربیت دے رہا تھا تو یقیناً اب ان تمام لوگوں کو وہ اپنے ملک میں پناہ دینے کے لئے تیار ہو گا۔ اور جب یہ کوشش بھی جاری ہے کہ ان لوگوں کو مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں پھیلا دیا جائے تو لیبیا کسی صورت میں بھی ان لوگوں کو واپس اپنے ملک نہیں لے جا سکے گا۔ اور یہ لوگ بھی اس لئے لیبیا واپس نہیں جانا چاہیں گے کہ اب ان کے ماتھے پر یہ کلنک کا ٹیکا لگ گیا ہے کہ انہوں نے لیبیا کے باشندے ہونے کے باوجود لیبیا ہی کی حکومت کو غیر مستحکم بنانے کی تربیت بھی حاصل کی

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آج کا انگلستان

امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) امامت کے عہدے پر متمکن ہونے کے بعد جب پہلی دفعہ انگلستان کا دورہ کر کے واپس تشریف لائے تو حضور نے فرمایا کہ سن ۳۶۔۳۷، میں جو انگلستان میں نے دیکھا تھا وہ اب مر چکا ہے۔ اب انگلستان کی حالت پہلے سے بہت زیادہ مختلف ہے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بچے گھروں کے باہر ڈسٹ بن میں سے روٹی کے ٹکڑے تلاش کر کے کھاتے ہیں۔ یہ بات آج سے ۲۵۔۳۰ سال پہلے کی ہے اور اب تو انگلستان کی حالت پہلے سے کہیں زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں کہ لندن اور مانچسٹر ہمبئی اور کلکتے کی طرح تو مسائل سے دوچار نہیں ہیں لیکن یہاں پر بھی اب ایسے لوگ ہیں جو فٹ پاتھ پر زندگی گزارتے ہیں جن کے پاس کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ جن کے پاس روزگار کے لئے کوئی نوکری نہیں ہے اور ہر قسم کے موسم میں وہ پلوں کے نیچے یا دکانوں کے سامنے یا ایسی عمارتوں میں جو ٹوٹی پھوٹی ہوں اور جو متروک عمارتیں سمجھی جاتی ہیں میں تعداد کی اتنی زیادتی ہوگئی ہے کہ حکومت کو اب ایک وزیر مقرر کر کے ان کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ ان لوگوں میں بڑے بوڑھے بھی شامل ہیں اور جوان لڑکے اور لڑکیاں بھی بعض اوقات کارٹونوں کے کارڈ بورڈ اپنے اوپر لے کر رات گزارتے ہیں۔ ریلوے سٹیشنوں کے قریب اور بڑی عمارتوں کے پورچز میں۔

مسز تھیچر کی حکومت میں، کہتے ہیں، کہ اس بات کی طرف زیادہ توجہ اس لئے نہیں دی گئی کہ لوگوں کو اپنے آپ میں خود اعتمادی پیدا کرنی چاہئے۔ اب ان کی تعداد ۵ لاکھ بتائی جاتی ہے اور ان لوگوں میں خاص طور پر نوجوانوں کے لئے اخلاقی خطرات بھی موجود ہیں۔ وہ منشیات کے عادی ہو سکتے ہیں اور اس طرح جنسی بے راہ روی سے بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ انہوں نے مانگنا بھی شروع کر دیا ہے۔ اور اب آپ کو مختلف صورتوں میں کہیں نہ کہیں بھکاری نظر آنے لگے ہیں۔ ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو گاؤں میں بود و باش چھوڑ کر شہروں میں آ گئے ہیں۔ تا کہ یہاں وہ بہتر زندگی گزار سکیں۔ لیکن یہاں آنے کے بعد انہیں پتہ چلتا ہے کہ واپس جانا بھی مشکل ہے اور یہاں رہنا بھی کوئی آسان کام نہیں۔ شائد انہی حالات کی وجہ سے برطانیہ میں اب جرائم خاص طور پر چھوٹے چھوٹے جرائم متعدی بیماری کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ ہر سہ ماہی کے جرائم اس کی پہلی سہ ماہی سے ۱۵ سے ۱۷ فی صد زیادہ ہوتے لگے ہیں۔ ان میں خاص طور پر چوریاں اور مار پیٹ ہے۔ چوریاں خاص طور پر کاروں میں سے کی جاتی ہیں۔ بلکہ کاریں ہی اٹھا کر چلتے بنتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ہمارے ایک مربی مسٹر وسیم چیمہ نے بتایا کہ وہ اپنے گھر کے باہر گاڑی کھڑی کیا کرتے تھے اور گاڑی لی بھی حال ہی میں تھی۔ چند دنوں کے بعد ہی چور گاڑی اڑا کر لے گئے اور ان کے گھر سے خاصے فاصلے پر اس میں سے سب ضروری چیزیں نکال کر گاڑی کو توڑ پھوڑ کر وہاں چھوڑ گئے۔ سارے جرائم اگر تعداد میں ۴۰ لاکھ ہوں تو بتایا گیا ہے کہ کاروں میں سے چیزیں چرانے کے جرم اس کا ۱/۴ ہوتے ہیں۔ ایک پولیس افسر نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کار چور قوم بن گئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی انھوں نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ہر پانچ ڈرائیوروں میں سے ایک ڈرائیور اپنی گاڑی کو غیر محفوظ طریق پر چھوڑ کر چلا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گاڑیوں میں سے چیزیں چرانے یا گاڑی ہی چرا لینے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ غیر محفوظ طریق پر کھڑی ہوتی ہے۔

برطانیہ میں زیادہ تشدد تو نہیں ہوتا لیکن بہرحال جو بھی جرائم ہوتے ہیں اس سے تشویش بڑھ رہی ہے۔ قتل کے متعلق ان کا خیال ہے کہ نیویارک میں جتنے ایک سال میں قتل ہوتے ہیں وہ انگلستان اور ویلز میں تین سالوں میں بھی نہیں ہوتے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ دس جرائم میں سے ۹ جرم جائداد کے سلسلے میں ہوتے ہیں اور وہ کسی سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ نہیں کئے جاتے بلکہ فوری طور پر کوئی چیز غیر محفوظ نظر آتی ہے تو اٹھائی جاتی ہے اور اٹھانے والا لے بھاگتا ہے اور اس طرح وہ چوری کے زمرے میں آ جاتا ہے۔ بہرحال انگلستان کے متعلق جو کچھ پہلے سمجھا جاتا تھا اس سے اب انگلستان بہت مختلف ہے۔

ہم نے خود دیکھا ایک علاقہ ایسا ہے جو خاص طور پر منشیات ہی کی فروخت کا کام کرتا ہے۔ وہاں پر جو لوگ سڑکوں پر کھڑے دیکھے گئے یوں لگتا تھا کہ ان کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہے اور وہ ابھی بغیر کسی تاخیر کے کسی کو پکڑ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیں گے۔ اس علاقے میں سے گزرنے کے لئے ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہے ورنہ وہاں پر کھڑے لوگوں کو دیکھ کر ہی انسان کا دل دہل جاتا ہے کہ ہم کہاں آ گئے۔

(ل۔س)

# آپ کا خط ملا

**مکرم نصیر احمد صاحب بدر مربی سلسلہ لکھتے ہیں:**

خاکسار کبھی کبھار حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرتا رہتا ہے۔ پچھلے دنوں الفضل میں یہ پڑھا کہ مولوی صاحب موصوف لاہور سے تشریف لے آئے ہیں تو پھر آپ سے ملاقات کیلئے بڑی خواہش پیدا ہوئی لیکن بعض وجوہات کی بنا پر ملاقات نہ کر سکا۔ کل حضرت مولوی صاحب سے ملاقات کا موقع مل گیا۔ اگرچہ نہایت قلیل وقت آپ کے ساتھ بیٹھا لیکن زندگی کو کامیاب بنانے کا گر سیکھ لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے نیک اور مخلص بندوں کی نصیحتیں انسان کو کامیاب زندگی گزارنے کا طریقہ بتا دیتی ہیں اسلئے اگر کوئی نیک آدمی نصیحت کرے تو سب لوگوں کو اس پر عمل کر کے کامیاب زندگی گزارنی چاہیئے اسی لئے میں حضرت مولوی صاحب کی ایک نہایت ضروری نصیحت اپنے احمدی بھائیوں کے لئے الفضل کے ذریعہ پہنچا دینا اپنا فریضہ خیال کرتا ہوں۔

کل جب مغرب سے کچھ عرصہ پیشتر میں حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا تعارف کروایا تو عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جو ساری زندگی کام آئے اور ہر میدان میں کامیابی نصیب ہو۔ تو آپ نے فرمایا کامیابی کا راز دعا کے اندر پوشیدہ ہے اس لئے ہر کام کرتے وقت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیا کرو۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور دعائیں تو بہت زیادہ ہیں کوئی ایسی دعا بتائیں جو سب دعاؤں پر مشتمل ہو۔ اور سب سے بہترین ہو۔ آپ نے فرمایا۔ ساری دعائیں بہترین ہیں۔ اگر کوئی شخص سیدھے راستہ پر نہیں تو اسکے لئے ہدایت پانے کی دعا کرنا ہی بہتر ہوگا۔ اگر کوئی مریض ہے تو اسکے لئے صحت یابی کی دعا بہتر ہوگی۔ الغرض ہر ایک کے مناسب حال دعائیں اسکے لئے بہتر ہوتی ہیں۔ مگر ایک دعا ایسی ہے جو تمام دعاؤں کی جامع اور کامل دعا ہے اور وہ دعا خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کی شکل میں انسان کو سکھائی ہے اس میں ہر قسم کی دعا شامل ہے۔ اس لئے اسے بار بار پڑھیں پھر فرمایا اس دعا کا کرنا تو آسان ہے لیکن اس کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔

لیکن بہرحال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے یہ مشکل حل ہو جاتی ہے۔ حضور اقدس اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ اس دعا کا یہ حصہ کہ "اے خدا تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا" بہت زیادہ مانگی جائے۔ سیدھے راستہ میں ساری باتیں آجاتی ہیں۔ ٭٭٭

**چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم جلد بھجوائیں**

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

# صحیح تلفّظ

"نفسِ مضمون کے لحاظ سے اس مضمون کا تعلق ان مضامین سے تو نہیں جو تلفّظ کے سلسلہ میں شائع کئے گئے ہیں لیکن ۔ بہر حال اس کی اپنی اہمیّت کے پیشِ نظر اسے ایک الگ مستقل مضمون کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے امید ہے عربی دان دوست اس سے بہت مستفید ہوں گے"۔ (ادارہ)

عربی زبان اپنے اندر بہت وسعت رکھتی ہے۔ اسکی صحت کے لئے اہلِ لغت نے گرائمر کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک علم نحو جو لفظ کے اعراب یعنی زیر و زبر سے بحث کرتا ہے۔ دوسرا علم صرف ہے جو لفظ کی بناوٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ اہلِ لغت نے دونوں پر مبسوط بحث کی ہے۔ اور اسکے لئے قواعد مقرر کئے ہیں۔ تلفظ کی صحت کے لئے علم صرف کا جاننا بھی ضروری ہے ۔ اور لفظ کا اشتقاق جاننا بھی ضروری ہے کہ لفظ جب مختلف ابواب میں جاتا ہے تو معنوں اور مفہوم میں فرق آجاتا ہے۔ جیسے قَطَعَ کے معنے کاٹنے کے ہیں لیکن جب یہ باب تفعیل میں جائے گا جیسے قَطَّعَ تو معنے تکرار اور کثرت کے ہیں یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ سَقٰی کے معنے پانی پیا۔ لیکن جب یہ باب استفعال میں جائے گا تو طلب کے معنے پائے جائینگے یعنی اِسْتَسْقٰی کے معنے پانی مانگنا۔ کَسَرَ کے معنے توڑنے کے ہیں لیکن یہی لفظ جب باب تَفَعُّل میں ہوگا تو معنے ہوں گے چکنا چور ہونا کَسَّرْتُ الزُّجَاجَ فَتَکَسَّرَ یعنی باب تَفَعُّل میں تکلّف کے معنے پائے جاتے ہیں باب تَفَاعُل میں مشارکت کے معنے ہوتے ہیں جیسے مناظرہ اور مباہلہ کہ اس میں فریقین کا دخل اور شرکت لازمی ہے ۔ مَرِضْتُ کے معنے ہیں میں بیمار ہوگیا۔ لیکن اگر یہ باب تفاعل میں آجائے تو معنے ہونگے مرض کا بہانہ کیا یعنی مریض نہیں تھا لیکن ظاہر یہ کیا کہ میں مریض ہوں ۔ جیسے تَمَارَضْتُ۔ تو عربی زبان میں صحت الفاظ کیلئے علم صرف و نحو اور اشتقاق پر نگاہ رکھنا ضروری ہے ورنہ عبارت کے مفہوم میں بھی فرق آجاتا ہے۔

الفضل میں تلفّظ یعنی صحت الفاظ کے بارہ میں بہت مفید سلسلہ شروع ہوا ہے۔ جو ہم سب کیلئے بے حد ضروری ہے ۔ الفضل کی اشاعت چار دسمبر میں اس ضمن میں بعض مثالیں دی ہیں اس بارہ میں لفظ جد و جہد اور وداع کے بارہ میں آج کچھ عرض کرنا مقصود ہے ۔ لفظ جَدّ کا مصدر جَدّ اور جِدّ دونوں آتے ہیں۔ جسکے بنیادی معنے کوشش کرنے کے ہیں۔ لیکن لفظ جِدّ کے معنوں میں صرف کوشش کرنا نہیں بلکہ خوب کوشش کرنا اور سنجیدگی کے ہیں۔ جُہد اور جَہد دونوں مصدر ہیں۔ جَہد کے معنے مشقت اور خوب محنت اور طاقت خرچ کرنے کے ہیں۔ مدّت ہوئی ایک مجلس میں خاکسار نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہراتے دقت جِدّ و جَہد کہا۔ مکرم و محترم مخدومی شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے جو زبان کے بارہ میں ہماری جماعت میں سند ہیں عہد کے بعد مسکراتے ہوئے فرمایا بڑا بوجھ ڈالدیا آپ نے کہ جِدّ کے معنے خوب محنت اور سنجیدگی کے ہیں ۔ تو لفظ جُہد و جَہد ۔ جِدّ و جُہد ، جِدّ و جَہد اور جَدّ و جَہد ۔ ہر طرح ٹھیک ہیں۔ لیکن جِدّ و جُہد میں زیادہ وزن ہے۔

دوسرا لفظ وداع ہے۔ وَدَعَ کے معنے کسی چیز کو چھوڑنے کے ہیں۔ اس کا مصدر وَدْعًا آتا ہے۔ جب یہ لفظ باب تفعیل پر آئے جیسے وَدَّعَ تو معنے ہونگے ۔ مشایعت کی چھوڑنے کے معنے بھی ہیں۔ باب تفاعل میں آئے تو مصدر وِدَاعًا واؤ کی زیر کیساتھ ہے۔ جسکے معنے اُس کو چھوڑنا یعنی مسافر کو الوداع کہنے کے ہیں۔ دونوں کے ایک دوسرے کو چھوڑ دینے کے ہیں اور اگر عداوہ مفعول ہو جیسے وَادَعَ العَدُوَّہ تو معنے مصالحت کے ہیں گویا دشمنی چھوڑ دی۔ وَداع ۔ واؤ کی زبر کے ساتھ بھی معنے چھوڑنے اور ترک کرنے کے ہیں ۔ جیسے ایک عرب شاعر کہتا ہے۔

وَدِّعْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الرَّکْبَ مُرْتَحِلٗ
وَھَلْ تُطِیْقُ وَدَاعًا اَیُّھَا الرَّجُلُ

اَوْ ھُرَیْرَۃ محبوبہ کو رخصت کر آئیں کہ قافلہ کوچ کر رہا ہے۔ اور کیا اے نفس تو اُسکو رخصت کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے؟

یہاں وداع میں د پر زبر یعنی فتح ہی ہے۔ اوپر میں نے عرض کیا تھا کہ تلفّظ کی صحت کیلئے علم صرف کا جاننا بھی ضروری ہے۔ اسم ظرف یعنی اسم زمان اور مکان۔ اسم مکان سے مراد جگہ ہے ۔ جہاں فعل واقع ہوا جبکہ اسم زمان سے مراد وہ وقت ہے۔ جس میں فعل کا وقوع ہوا۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ظرف مکان مَطْبَخ اور مَذْبَح یعنی باورچیخانہ اور ذبح خانہ ہے۔ لیکن لیکن مَجْلِس اور مَنْزِل بھی اسم ظرف ہیں۔ یہ دونوں قاعدہ کے مطابق درست ہیں اہل زبان نے یہ قاعدہ تجویز کیا کہ جب مضارع کے عین یعنی درمیانی حرف پر ضم یا فتح یعنی پیش یا زبر ہو تو اسم مکان یا زمان پر ع کلمہ پر زبر ہوگی۔ لیکن اگر مضارع کے عین کلمہ کے نیچے زیر ہو تو اسم ظرف کا وزن مَفْعِلٌ یعنی مَجْلِس ہوگا۔ پھر یہاں کچھ الفاظ میں قاعدہ کے خلاف بھی ہے۔ جیسے شاذ کہا جاتا ہے اور یہ گیارہ کلمات ہیں جیسے مَسْجِد ۔ مَشْرِق مَسْکِن ۔ کہ یہاں قاعدہ پہلا لاگو ہوتا ہے۔ لیکن نتیجہ دوسرے قاعدہ کے مطابق ہے۔

---

ڈاکٹر امۃ المصوّر سمیع صاحبہ

# آنکھوں کی بیماریاں اور ذیابیطس

آج کل ذیابیطس کا مرض عام ہے اور ہمارے ملک میں ایک فیصد سے زیادہ آبادی کو شکر جیسا مرض لاحق ہے۔ اس بیماری کی علامات کافی ساری ہیں جس میں زیادہ پیاس کا لگنا۔ زیادہ پیشاب آنا۔ زیادہ کھانا ، وزن کا دن بدن گھٹتے جانا شامل ہے۔ جب بھی اس قسم کی علامات ۳۰ یا ۴۰ سال کے بعد ہوں فوراً اپنا پیشاب اور خون چیک CHECK کروانا چاہیئے اور کسی ماہر ڈاکٹر سے ضرور رجوع کرنا چاہیئے۔ شکر کی بہت سی پیچیدگیاں COMPLICATIONS ہیں۔ جن میں دل، گردے، جلد، اور خون کی پیچیدگیاں COMPLICATIONS وغیرہ شامل ہیں۔ مگر آنکھوں پر اثر انسان کو بینائی سے محروم کر دیتا ہے۔ اور اس معذوری سے خدا تعالیٰ ہر ایک کو بچائے

آنکھوں پر شکر کا اثر بیماری کے تقریباً ۸ یا ۱۰ سال بعد شروع ہوتا ہے ۔ اگر آپ کی شکر کنٹرول بھی ہے تو پھر بھی آپ کسی ماہر ڈاکٹر کو اپنی آنکھیں ضرور دکھائیں ۔ شکر کا اثر آنکھوں کے پردے اور آنکھوں کے ہر حصّے پر ہو سکتا ہے اور اگر بیماری کو مکمل طور پر CONTROL کر لیا جائے اور علاج فوراً کروا لیا جائے تو آنکھوں کی بینائی کی محرومیت سے بچا جا سکتا ہے آنکھوں میں شکر کی وجہ سے مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔

۱:۔ نظر کا آہستہ آہستہ گھٹنا۔

۲:۔ عینک کا صحیح نہ لگنا

۳:۔ آنکھوں کے سامنے دائروں کا آنا۔ (VITREOUS FLOATES)

۴:۔ آنکھوں کی سوزش (UVEITIS) کی وجہ سے نظر کا کم ہونا ۔ سرخ ہونا ۔ پردے پر اثر وغیرہ وغیرہ ۔

۵:۔ سفید موتیا CATARACT۔ اگر SUGAR کی مقدار خون میں بہت بڑھ جائے تو دنوں میں ہی CATARACT ہو سکتا ہے SUGAR۔ اگر RETINA یعنی پردے پر اثر کا پردے پر اثر ہو جائے تو نظر کا مستقل نقصان IRREVERSIBLE LOSS ہو سکتا ہے۔ اس کو بچانے کے لئے اگر علاج کروا لیا جائے تو آنکھوں کی نظر اسی STAGE پر رک سکتی ہے۔ مگر ایک دفعہ کا نقصان پورا نہیں ہو سکتا۔

۶:۔ پردے پر خون کی فراہمی کم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ خون کی باریک باریک نالیوں کا پھٹنا ہے۔ اور جو نئی نالیاں بنتی ہیں۔ وہ کمزور ہوتی ہیں۔ اور جلد ہی وہ بھی پھٹ جاتی ہیں۔ اسکی وجہ سے آنکھوں کے آگے بار بار سرخ دائرے آتے ہیں اور پھر FIBIOUS یا PROCESS کا HEALING بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے زخم جو مندمل ہوتا ہے۔ وہ صحیح طرح صحیح جگہ پر نہیں ہوتا۔ جسکی وجہ سے پردے کے اکھڑنے کا خطرہ ہوتا ہے جسکو RETINAL DETACHMENT کہہ سکتے ہیں اور اس بیماری کی وجہ سے پردے کا بہت زیادہ نقصان ہو سکتا ہے۔

۷:۔ کالا موتیا (NEOVASHLAR GLAOCOMA) (شکر) اسی بیماری کی وجہ سے کالا موتیا بھی ہو سکتا ہے۔ جسکا علاج ناممکن ہے اور اسکی وجہ سے اکثر آنکھ نکالنی بھی پڑتی ہے۔ کیونکہ آنکھ میں شدید درد پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان اس درد کی شدت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس بیماری کا علاج بہت آسان بھی ہے اور بہت مشکل بھی۔ آسان اسطرح کہ اگر آپ اپنی آنکھوں کو باقاعدہ ۴۰ سال کے بعد ڈاکٹر کو دکھائیں۔ اپنے خون اور پیشاب بھی REGULARLY ٹسٹ کروائیں FAMILY SPECIALLY وہ لوگ جن کی HISTORY میں شکر ہو۔ کیونکہ یہ بیماری فیملی میں RUN کرتی ہے۔ یعنی موروثی۔ اور اگر خدانخواستہ DIABETES جیسا مرض

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم خواجہ مجید احمد صاحب ابن مکرم خواجہ محمد شریف صاحب عقب فضل عمر ہسپتال بیمار چلے آرہے ہیں تاہم پہلے سے افاقہ ہے۔

○ مکرم صوبیدار عبدالرشید صاحب دل اور بلڈ پریشر کے عارضے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔

○ محترمہ راشدہ مجید صاحبہ اہلیہ مکرم مجید احمد خان صاحب کا پیٹ کا میجر آپریشن ہونے والا ہے۔

○ مکرم میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹ الکریم جیولرز عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

○ مکرم منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت شرقی کو گرنے سے چوٹیں آئی ہیں۔ انہیں بلڈ پریشر اور گردہ کی بھی تکلیف ہے۔

○ مکرم محمد ہرل صاحب ولد مکرم سعی محمد صاحب ساکن نصیر پور خورد شدید بیمار ہیں اور سول ہسپتال تخت ہزارہ میں داخل ہیں۔

○ مکرمہ ممتاز جہاں صاحبہ لاہور میں بعارضہ کینسر بہت بیمار ہیں۔

○ مکرمہ نجمہ صاحبہ اہلیہ سید شاہد فہیم صاحب اچانک بیمار ہوگئی ہیں اور لندن ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم سید ریاض احمد صاحب بغل کے نیچے گلٹی نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ شوگر کی وجہ سے ان کا آپریشن نہیں ہو سکتا۔

○ مکرم محمد اسماعیل صاحب خالد بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

## ختم قرآن

○ عزیزہ انیلا ارشد بنت مکرم چوہدری ارشد محمود صاحب لنگاہ دارالعلوم غربی ربوہ نے بعمر ۵ سال قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نورِ قرآن سے منور فرمائے۔

## ولادت

○ مکرم خواجہ منظفر احمد صاحب مربی سلسلہ نارووال شہر و محترمہ رخسانہ منظفر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵، نومبر ۱۹۹۰ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "خواجہ ثمر احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مجید احمد صاحب (بھٹہ خشت) کا نواسہ اور مکرم خواجہ محمد امین صاحب کا پوتا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

## تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بچی کا نام عطیۃ العلیٰ تبدیل کر کے منزّہ طلعت رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے منزّہ طلعت کے نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

محمد رافع خان

والد منزّہ طلعت ۱/۲۲، دارالنصر غربی ربوہ

## ضروری اعلان

○ نشتر میڈیکل کالج ملتان میں داخلہ لینے والے احمدی طلباء و طالبات فوری طور پر راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

## پتہ درکار ہے

محترمہ راشدہ ملک صاحبہ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب (وصیت نمبر ۱۶۱۲۵) ساکن ناظم آباد کراچی نے ۱۹۶۲ء میں وصیت کی تھی اُس کے بعد دفتر سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ اگر خود پڑھیں یا کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ سے رابطہ کریں۔

## قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ

قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں M.Sc./M.B.A./M.P.A. اور ایم فل میں داخلے جاری ہیں۔ M.Sc./M.B.A./M.P.A. کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۵، جنوری ۱۹۹۱ء اور ایم فل کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۲، جنوری ۱۹۹۱ء ہے۔

داخلہ کے خواہشمند طلبہ یونیورسٹی میں راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم سے فوری رابطہ کریں۔

## قابل اور مستند اساتذہ کی فوری ضرورت

جماعت احمدیہ کے ایسے بی اے، بی ایس سی۔ بی ایڈ یا کوئی اور تعلیمی ٹریننگ کی ڈگری یا ڈپلومہ رکھنے والے نوجوان یا ریٹائرڈ افراد (مرد و خواتین) جو نرسری سکولوں میں بچوں کی تعلیم و تدریس کی قابلیت یا تجربہ رکھتے ہوں نیز خدمت سلسلہ کا ولولہ اور شوق بھی رکھتے ہوں حسب ذیل کوائف کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو فوری طور پر مطلع فرمادیں۔ جن کو خدمت کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ انہیں ان کی تعلیمی اسناد اور قابلیت کے مطابق مشاہرہ دیا جائے گا۔ رہائش کا انتظام ان کا اپنا ہوگا۔ انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ حسب ذیل کوائف بھجوانے ضروری ہیں:۔

۱۔ نام
۲۔ ولدیت
۳۔ پورا پتہ
۴۔ تمام تعلیمی اسناد سرٹیفکیٹ یا ڈپلومازکی فوٹوسٹیٹ نقول بالخصوص میٹرک کی سند کی نقل۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

## خدام توجہ فرمائیں

۱۔ ماہ جنوری ۹۱ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "تحفہ قیصریہ" مقرر ہے۔ توجہ کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں۔

۲۔ پہلے سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "امانت" کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵، جنوری ۹۱ء ہے۔

یادِ رفتگان ـــــــــ شیخ ناصر محمود

## مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ

میری خالہ جان بیگم بشریٰ رشید صاحبہ زوجہ راجہ عبدالرشید صاحب طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۶ نومبر بروز جمعہ صبح پونے ۶ بجے کے قریب وفات پاگئیں۔ پیاری خالہ جان بہت نیک اور بہت ملنسار تھیں اپنے محلہ میں احمدیت کی وجہ سے بہت جانی پہچانی تھیں بہت مہمان نواز تھیں جب بھی کوئی مہمان ان کے گھر جاتا تو آپ اس کو کچھ کھلائے پلائے بغیر واپس نہیں آنے دیتی تھیں۔ آپ بہت ہی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ دو بیٹیاں ایک بیٹا شادی شدہ ہیں اور باقی دو بیٹیاں ابھی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ آپ کے میاں راجہ عبدالرشید صاحب ایک نہایت مخلص اور سچے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے آپ کے میاں اور آپ کے بچوں اور خاندان کے دوسرے افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے اور موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

اور شاید کسی نہ کسی رنگ میں کوشش بھی کی ہو ایسے لوگوں کی اب اپنے وطن میں کیسے پذیرائی ہو سکتی ہے۔ بہت زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی شخص لیبیا پہنچ جائے تو اسے قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس بات کا احساس پیدا ہو کہ اپنے ملک کے خلاف کام کرنے کے لئے کسی اور ملک سے تربیت لینا کسی طرح بھی پسندیدہ بات نہیں۔ خاص طور پر جب یہ تربیت بھی کسی اور ملک میں لی جائے۔

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پُرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں۔ معدہ کے امراض کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضلِ خدا کامیاب علاج گاہ۔ خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فضل عمر ہسپتال میں اسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمت کا شوق رکھنے والے احباب مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے ۱۵ جنوری ۱۹۹۱ء تک درخواستیں بھجوائیں۔

| نمبر شمار | نام آسامی | کل آسامیاں | گریڈ |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۔ | ریڈیالوجسٹ | ۱ | ۴۲۵۶-۱۹۸-۲۲۴۰ مہنگائی الاؤنس = ۲۶۹ |
| ۲۔ | میٹرن | ۱ | ۴۲۵۶-۱۹۸-۲۲۴۰ مہنگائی الاؤنس = ۲۶۹ |
| ۳۔ | نرسس فی میل/میل | ۴ | ۲۵۵۵-۶۵-۱۲۵۵ |
| ۴۔ | لیبارٹری اسسٹنٹ | ۱ | ۲۰۸۰-۵۰-۱۰۸۰ |

درخواستیں اپنی دستاویزات کی فوٹو کاپیوں کے ساتھ معہ تصدیق امیر صاحب مقامی یا صدر صاحب محلہ بھجوائی جائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

کا بر وقت پتہ لگ جائے تو اس کو پوری کوشش کر کے کنٹرول کریں۔ غذا سے بھی یہ کنٹرول ہو سکتی ہے اور گولیوں سے بھی۔ آنکھوں کے مرض کے لئے کسی SPECIALIST کے پاس جائیں۔ اور وہاں وہ آپ کی پتلی پھیلا کر (کچھ دوائیاں ڈالنے کے بعد) پردہ یعنی RETINA دیکھیں گے اور پھر اس طرح شوگر کا اثر پردے پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ آنکھوں پر اس کا اثر ہو تو فوراً ہی اس کا علاج کروانا چاہیئے۔ چاہے وہ اپریشن سے ہو۔ یا دوائیوں سے۔ کیونکہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور ان کو ہر قیمت پر بچانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ آنکھوں کی حفاظت کے لئے گاہے بگاہے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ضرور ڈالنے چاہئیں۔ سُرمے اور MAKEUP کی چیزوں کا کم سے کم استعمال کرنا چاہیئے۔ PROPER روشنی میں پڑھنا چاہیئے۔ کوشش یہی کرنی چاہیئے کہ اپنا تولیہ ہمیشہ علیحدہ رکھیں۔

جلسہ گاہ جدید کے متصل انتہائی موزوں سکنی دس مرلہ و کنال کے پلاٹ مناسب قیمت پر بغرض فروخت موجود ہیں۔ کھلی فضا۔ میٹھا پانی۔ پُرسکون ماحول۔

رابطہ کیلئے:۔ معرفت خواجہ برکات احمد۔ ۱۱۔ ناصر آباد۔ ربوہ

ناصر کنڈرگارٹن ربوہ

(محکمہ تعلیم حکومتِ پنجاب سے منظور شدہ)

ہر سال محکمہ تعلیم کی طرف سے منعقد کردہ

پانچویں کا نتیجہ

سو فی صد

نرسری سے پانچویں جماعت تک داخلہ شروع ہے

# خبریں

## ملکی خبریں

○ ایک اطلاع کے مطابق خلیج کے متعدد ملکوں نے پاکستان سے فوج بھیجنے کی درخواست کی ہے۔ آئندہ چند روز میں حکومت ۴ ہزار فوج ابوظہبی بھجوائے گی اور سعودی عرب میں بھی ایک بکتر بند بریگیڈ بھجوایا جا رہا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ کے اس اعتراف پر کہ وہ شراب پیتے ہیں۔ ان کے خلاف سپیکر سندھ اسمبلی کے روبرو لاہور ڈسٹرکٹ بار کے جنرل سیکرٹری نے ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ میں ان کیخلاف حدود آرڈیننس کے تحت مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ اور نااہلی کا ریفرنس دائر کر دیا گیا ہے۔ ادھر ملک کے نامور علمائے دین اور سیاست دانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جام صادق علی کو برسرِعام سزا دی جائے۔ کئی مشہور ڈاکٹروں کے بیان بھی شائع ہوئے ہیں جن کے مطابق کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج شراب ہو۔

○ وفاقی تحقیقاتی ادارے نے ۲۹ ہزار بدعنوان افسروں اور ملازموں کے خلاف تحقیقات مکمل کر لی ہیں جب کہ ۷۰۰۰ انکوائریاں ابھی جاری ہیں۔

○ اسلام آباد میں ایران۔ ترکی اور پاکستان کے وزرائے خارجہ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ تینوں ملک خلیج کیصورتحال پر مشورہ کریں گے۔

○ آئی جے آئی میں شامل مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان قومی معاملات پر شدید اختلافات کے نتیجہ میں مذہبی جماعتوں پر مشتمل ایک نئے اتحاد کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق نیا اتحاد جماعت اسلامی۔ جمیعت علمائے اسلام۔ جمیعت مشائخ اور دیگر مذہبی جماعتوں پر مشتمل ہو گا۔

○ کراچی میں لانڈھی اور کورنگی کے علاقوں میں مسلح دہشت گردوں نے دو گھنٹے تک بسوں اور گاڑیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی جس کے نتیجے میں پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس ملزموں کو پکڑنے میں ناکام رہی۔

○ سرحد کی صوبائی حکومت نے میونسپل کارپوریشن پشاور کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔

## غیر ملکی خبریں

○ ریڈیو تہران نے امریکی ذرائع کے حوالہ سے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی اتحادی فوجیں پندرہ جنوری سے قبل خلیج میں ایک ہزار سے زیادہ ایٹمی ہتھیار نصب کر دیں گی۔ اُدھر نئے سال کے آغاز پر صدر بُش نے روسی صدر گورباچوف، شاہ فہد، صدر متراں، صدر حُسنی مبارک اور بعض دیگر عالمی راہنماؤں سے ٹیلیفون پر اہم بات چیت کی ہے۔ اور اپنے وزیرِ دفاع۔ افواج کے کمانڈر اور مشیروں سے بھی خلیج کی صورتِ حال پر مشورہ کیا ہے۔

○ صدر صدام حسین نے سالِ نو کویت میں عراقی فوجیوں کیساتھ گذارا۔ ان کے ساتھ کھانا تیار کیا اور کھایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عراق کو دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی توفیق دے۔

○ صومالیہ کے شہر موغادیشو میں گذشتہ چار روز سے فوج اور باغیوں کے درمیان شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ اٹلی نے غیر ملکی باشندوں کے انخلاء کے لئے طیارے روانہ کر دیئے ہیں۔

○ مقبوضہ عرب علاقوں میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ۴ فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے پر کرفیو کے نفاذ کی وجہ سے ۱۰ لاکھ فلسطینی اپنے گھروں میں محبوس ہو کر رہ گئے ہیں۔

○ بھارتی پنجاب میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے درمیان اندرا کانگریس کے ایک کارکن سمیت ۱۲ افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ پانچ سکھ پولیس فائرنگ سے ہلاک ہو گئے